اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

139

لاہور

روزنامہ

الفضل

فی پرچہ ۱ ار

یوم:۔ شنبہ

۱۶ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸	۱۳ نبوت ۱۳۳۳ ھش - ۱۳ نومبر ۱۹۵۴ء	نمبر ۱۹۹

سری نگر میں ایک ہجوم نے ہندوستان کے پرجا سوشلسٹ لیڈر اشوک مہتہ پر حملہ کر دیا

سری نگر ۱۲ نومبر۔ کل سری نگر میں ایک ہجوم نے ہندوستان کے پرجا سوشلسٹ لیڈر مسٹر اشوک مہتہ پر حملہ کر دیا۔ حملہ آوروں میں نیشنل کانفرنس کے کارکن اور پولیس کے آدمی شامل تھے۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی کے دوسرے ممبروں کو بھی پیٹا گیا۔ مسٹر اشوک مہتہ نے اس سلسلہ میں پنڈت نہرو اور پرجا سوشلسٹ لیڈروں کو تار دیئے ہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں انسپکٹر جنرل سے شکایت بھی کی۔ کل مسٹر مہتہ نے بخشی غلام محمد سے دو گھنٹہ تک ملاقات کی۔ بخشی غلام محمد نے کہا ہے۔ کہ میں اس معاملہ کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔

اقوام متحدہ میں لاؤس اور کمبودیا کے داخلہ کا مسئلہ

نیو یارک ۱۲ نومبر۔ پاکستان۔ آسٹریلیا اور تھائی لینڈ نے اقوام متحدہ میں لاؤس اور کمبودیا کے داخلہ کی جو درخواست پیش کی ہے۔ سیاسی کمیٹی اب اس پر بحث کر رہی ہے۔ ہندوستان کے نمائندہ مسٹر کرشنا مینن نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان دونوں کے اقوام متحدہ میں داخلہ سے اتنا فائدہ نہیں پہنچے گا۔ جتنا نقصان۔

لاہور ۱۲ نومبر۔ آج لاہور میں پنجاب کے ہائی کورٹ کے جج جسٹس ایم۔ اے صوفی کا انتقال ہو گیا۔ انکی عمر ۵۳ سال تھی۔

قوم کو پہلے سے زیادہ متحد ہو کر ترقی کی راہ پر گامزن رہنا چاہیئے

غیر ملکی اخبارات کی جھوٹی اور لغو خبروں پر قطعاً یقین نہ کرنا چاہیئے۔ گورنر جنرل کی اپیل

کراچی ۱۲ نومبر۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے کہا ہے۔ کہ قوم کو پہلے سے زیادہ متحد ہو کر اتحاد و ترقی کی راہ پر گامزن رہنا چاہیئے۔ انہوں نے آج میونسپل کارپوریشن کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ حال ہی میں ملک میں جو نئی آئینی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ان کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ غیر ملکی اخبارات میں بڑی رنگ آمیزی کے ساتھ غلط خبریں شائع ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ حیرت ہوتی ہے۔ کہ بعض غیر ملکی نمائندوں نے جو سنسنی خیز خبریں "تلاش کرنے میں سرگرداں رہتے ہیں۔ اپنے اخباروں کو یہ رپورٹ کی ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کو توڑنے اور کابینہ کو از سر نو مرتب کرنے کے سلسلہ میں میں نے وزیر اعظم کو زبردستی بیان دینے پر مجبور کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جو تبدیلیاں ہوئی تھیں۔ وزیر اعظم ان کے بارہ میں مجھ سے پوری طرح متفق تھے۔ وہ لوگ یہ امر بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کہ میں نے وزیر اعظم کی امریکہ سے واپسی کا انتظار کیا۔ اور ان سے مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا۔ وہ یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ امریکہ سے واپسی پر وزیر اعظم کے ساتھ موجودہ کابینہ کے تین نئے وزیر بھی تھے۔ اس کے ساتھ یہ امر بھی محل غور ہے۔ کہ وزیر اعظم بدستور اپنے عہدے پر قائم ہیں۔ اور ان کے اختیارات میں کوئی کمی نہیں کی گئی۔ مسٹر غلام محمد نے اہل ملک سے اپیل کی۔ کہ وہ خدا کے لئے ایسی جھوٹی اور لغو خبروں پر قطعاً یقین نہ کریں۔

مسٹر جی ایم سید گرفتار کر لئے گئے

کراچی ۱۲ نومبر۔ سندھ عوامی محاذ کے لیڈر مسٹر جی۔ ایم سید کو پاکستان سیکورٹی ایکٹ کے تحت*

*گرفتار کر لیا گیا ہے۔ نیز ایک سندھی روزنامہ الوحید کو ایک سال کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔

اخوان المسلمون کے نائب مرشد اعلیٰ کو بھی گرفتار کر لیا گیا

قاہرہ ۱۲ نومبر۔ قاہرہ کی پولیس نے کل رات خامس حمیدہ کو اچانک گرفتار کر لیا۔ خامس حمیدہ نے اخوان المسلمون کے مرشد اعلیٰ حسن الہضیبی کی گرفتاری کے بعد اخوان کے مرشد کا عہدہ سنبھال لیا تھا۔ تاکہ وہ حکومت اور اخوان کے درمیان تعاون کرا سکیں۔ حسن الہضیبی اور دوسرے گرفتار شدہ لیڈروں نے جو بیانات دیئے ہیں۔ ان سے پولیس کو پتہ چلا۔ کہ انہوں نے اخوان المسلمون کی حکومت کے خلاف پالیسی بدلنے کی بجائے اخوان کی خفیہ سرگرمیوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اسی بنا پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

خان محمد جلال الدین خاں پر سے پابندیاں ہٹا لی گئیں

پشاور ۱۲ نومبر۔ گورنر سرحد نے خان محمد جلال الدین خاں پر سے پابندیاں ہٹا لی ہیں۔ جو الیکشن ٹریبونل نے پچھلے سال ان پر عائد کی تھیں۔ ان پابندیوں کے تحت انہیں سرکاری عہدوں کے نااہل قرار دیا گیا تھا۔

ڈھاکہ کا پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ جولائی میں کام شروع کرے گا

ڈھاکہ ۱۲ نومبر۔ ڈھاکہ کے قریب جو پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ زیر تعمیر ہے۔ وہ اگلے سال جولائی میں کام شروع کر دے گا۔ انسٹی ٹیوٹ اور ورکشاپ کی عمارتیں مکمل ہو چکی ہیں۔ اور یورپ اور امریکہ سے اس کے لئے مشینری آنی شروع ہو گئی ہے۔

الجزائر میں فرانسیسی فوجی دستوں کی سرگرمیاں

الجزائر ۱۲ نومبر۔ الجزائر میں فرانسیسی فوجی دستے جنوبی پہاڑیوں میں قوم پرستوں کے خفیہ اڈوں پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ قوم پرست رہنماؤں کی گرفتاریاں بھی زور شور سے جاری ہیں۔

سوت کی تجارت کے لئے لائسنس

کراچی ۱۲ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ تا حکم ثانی سوت پر لائسنس رہے گا۔ ملکی کپڑے کی قیمتوں میں کمی اور سوت پر سے کنٹرول ہٹانے کے فیصلے پر کل سے عملدرآمد شروع ہو گیا۔

مشرقی بنگال میں شکر کا کارخانہ

ڈھاکہ ۱۲ نومبر۔ پاکستان کی صنعتی ترقی کی کارپوریشن مشرقی بنگال میں شکر کا جو کارخانہ قائم کر رہی ہے۔ اس کے لئے ضلع رنگ پور میں گنے کی کاشت کی جائے گی۔ اس غرض کے لئے اٹھارہ ہزار ایکڑ رقبہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ یہ کارخانہ صوبہ میں شکر کا سب سے بڑا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۱۱ نومبر۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو سر درد کا دورہ ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

چار اور ایرانی افسروں کو موت کی سزا

تہران ۱۲ نومبر۔ تہران میں چار اور فوجی افسروں کو خاص فوجی عدالت کی طرف سے موت کی سزا سنائی گئی۔ اب تک فوجی عدالت اکسٹھ افسروں کو موت کی سزا کا حکم سنا چکی ہے۔ ان میں سے اکیس کو گولی ماری جا چکی ہے۔

وزیر اعظم سوڈان کی برطانوی وزراء سے بات چیت

لندن ۱۲ نومبر۔ سوڈان کے وزیر اعظم اسماعیل الازہری نے کل برطانوی وزیروں سے سوڈان کے مختلف مسائل اور ترقی کی سکیموں کے متعلق بات چیت کی۔

برطانیہ جاپانی مال کی درآمد میں کمی کر دیگا

لندن ۱۲ نومبر۔ برطانوی وزارت تجارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگلے مالی سال میں جاپان سے درآمد ہونے والے سامان میں پچاس فی صدی کمی کر دی جائیگی۔ اس طرح ایسے سامان کی درآمد بھی رک جائیگی۔ جو مدتوں سے جاپان سے آ رہا ہے۔

گورنر جنرل آج لاہور آ رہے ہیں

لاہور ۱۲ نومبر۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کل ایک دن کے لئے لاہور آ رہے ہیں۔ وہ اتوار کو مشرقی بنگال روانہ ہو جائیں گے۔

اردن اور برطانیہ کے معاہدے پر نظر ثانی

عمان ۱۲ نومبر۔ خیال ہے کہ اردن کے شاہ حسین اور وزیر اعظم توفیق ابو الہدیٰ اگلے مہینے برطانوی وزراء سے اردن اور برطانیہ کے معاہدہ پر نظر ثانی کرنے کے متعلق ابتدائی بات چیت کریں گے۔ شاہ اور وزیر اعظم اگلے مہینے کے تیسرے ہفتے لندن جائیں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نمازوں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے

عن ابی ھریرۃ انّہ سمع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یقول ارأیتم لو انّ نھراً بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمسا ما تقول ذالک یبقی من درنہ قالوا لا یبقی من درنہ شیئاً قال فذالک مثل الصلوٰۃ الخمس یمحو اللہ بہ الخطایا۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے کہ بتاؤ اگر ایک نہر کسی شخص کے دروازے کے سامنے بہتی ہو۔ اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہائے۔ تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اس کی میل کہاں باقی رہے گی۔ آپ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ ان کے ذریعے سے اللہ تعالےٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

ایک ضروری اعلان

"الفضل" مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۵۴ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس تقریر کا ایک اقتباس شائع ہوا ہے۔ جو حضور نے آج سے چودہ سال قبل جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان میں فرمائی تھی۔ اور جس میں سول کی ایک خبر پر تبصرہ فرماتے ہوئے حضور نے اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا تھا۔ بادیٔ النظر میں اس تقریر کے پڑھتے ہی انسانی ذہن فوری طور پر موجودہ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اور شبہ پڑتا ہے کہ شاید اس میں موجودہ سول کا ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ یہ آج سے چودہ سال پہلے کی تقریر ہے۔ اور اس وقت کی سول کا اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ نہ کہ آجکل کی سول اخبار کا۔ چنانچہ اس خدشہ کے پیش نظر مضمون میں وضاحت کر دی گئی تھی کہ

"دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ۱۹۴۰ء کی تقریر ہے۔ اور اس میں اُس وقت کی سول کا ذکر ہے۔ آجکل کی سول اخبار پر حملہ نہیں ہے"۔

مگر چونکہ اس نوٹ کے باوجود پھر بھی امکان ہے کہ بعض دوستوں کو غلط فہمی پیدا ہو۔ اسلئے دوبارہ اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے۔ کہ دوست اس مضمون کو موجودہ سول پر چسپاں نہ فرمائیں جس کا موجودہ رویہ ہرگز قابل اعتراض نہیں۔ اور اب اس کے مالکوں میں بھی فرق پڑ گیا ہے۔ یہ پرانا مضمون ہے۔ اور اس وقت کا ہے۔ جبکہ سول کا رویہ ہمارے خلاف تھا۔ اور جس وقت اس کے اکثر مالک انگریز تھے۔

میں اس نوٹ کے ذریعہ اس امر کی بھی تصریح کر دینا چاہتا ہوں کہ اشاعت کے وقت اس مضمون کو حضور کی خدمت اقدس میں دوبارہ [illegible] نہیں کیا گیا۔ (محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج [illegible])

احمدیہ انٹر کالیجیئٹ ایسوسی ایشن پشاور

"احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن پشاور کا ایک اجلاس مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں مورخہ ۵ نومبر کو بعد از نماز جمعہ منعقد ہوا۔ جس میں سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب کئے گئے۔

عہدہ	نام	
(۱) پریذیڈنٹ	عبد الصمد خاں	ایل۔ ایل۔ بی۔ سٹوڈنٹ
(۲) سیکرٹری	مبارک احمد	ایم۔ اے۔ فائینل
(۳) وائس پریذیڈنٹ	مرزا شاد احمد	انجینئرنگ سٹوڈنٹ

(سیکرٹری)

ولادت:۔ عزیزم شبیر احمد کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ نومولود کی عمر دراز کرے۔ اور خادم دین بنائے۔ بچہ کی والدہ سخت بیمار ہے۔ اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ بیگم کیپٹن عبد الحمید صاحب سی۔ او۔ آر۔ جی مری۔

مینیجر صاحب الفضل کی کراچی کو روانگی:۔ لاہور ۱۲ نومبر۔ مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب مینیجر الفضل بعض ضروری کاموں کے لئے چند دنوں کے لئے آج کراچی گئے ہیں۔ وہاں ان کا ایڈریس احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۳ ہوگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر ایک شخص سفرِ آخرت کی تیاری رکھے

قضاء و قدر کا ایک وقت ہے۔ اور ضرور ایک وقت اس فانی دنیا کو چھوڑنا ہے۔ اس لئے یہ کہنا نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر شخص اور ہر دوست جو اس وقت موجود ہے۔ وہ میری باتوں کو قصہ گو کی داستان کی طرح نہ سمجھے۔ بلکہ یہ ایک واعظ من جانب اللہ اور مامور من اللہ ہے۔ جو نہایت خیر خواہی اور سچی بھلائی اور پوری دلسوزی سے باتیں کرتا ہے۔ (ملفوظات)

امریکہ اور انگلستان جانیوالے مبلغین کے اعزاز میں دعوت

مکرم سید جواد علی صاحب بی۔ اے شاہد اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر بی اے شاہد علی الترتیب امریکہ اور انگلستان تبلیغ اور تعلیم کے لئے جا رہے ہیں۔ گزشتہ روز ہر دو صاحبان کو جامعۃ المبشرین کی طرف سے دعوت چائے دی گئی۔ اس موقعہ پر اساتذہ۔ طلبہ کے علاوہ دیگر بزرگ اور ارباب علم بھی مدعو تھے۔ چائے نوشی کے بعد مکرم عمری عبیدی صاحب جامعۃ المبشرین نے خوش الحانی سے تلاوت قرآن مجید کی۔ پھر محمود احمد صاحب مختار جامعۃ المبشرین نے نظم پڑھی بعد ازاں پرنسپل صاحب جامعۃ المبشرین نے ہر دو جانے والے مبلغین کو الوداع کہا۔ پُر اثر انداز میں انہیں سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ کیا۔ اور تبلیغ کی اہمیت کو واضح کیا۔ مکرم سید جواد علی صاحب نے اپنے عرصہ تعلیم جامعۃ المبشرین کے واقعات ذکر کئے۔ اور اساتذہ و طلبہ کے شکریہ کے ساتھ درخواست دعا کی۔ مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے جامعۃ المبشرین کے طلبہ کو سہ ماہی آرگن جاری کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صدارتی تقریر اور اجتماعی دعا پر یہ مبارک تقریب ختم ہوئی

پروگرام جلسہ سالانہ مستورات

جلسہ سالانہ خواتین کا پروگرام بنایا جا رہا ہے۔ جو بہنیں تقریر کرنا چاہتی ہوں یا مضمون۔ نظم وغیرہ پڑھنا چاہتی ہوں۔ وہ جلد سے جلد مطلع فرما دیں۔ پروگرام چھپنے کے بعد پھر کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انتظامات میں جو بہنیں حصہ لینا چاہتی ہوں۔ وہ بھی اپنے نام بھجوائیں۔ (جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

برائے قاضی صاحبان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا حسب ذیل ارشاد فرمودہ ۱۹۳۶ء شائع کیا جاتا ہے۔ قاضی صاحبان جماعت احمدیہ مطلع رہیں۔

(۱) ثالثی نامہ کا حق قاضیوں کو کس طرح حاصل ہے۔ اسی وجہ سے مقدمات میں روک پڑتی ہے۔ بغیر مری اجازت کے قاضی کس طرح ثالثی نامہ لکھ سکتے ہیں۔

(۲) جو فریقین براہ راست قانونی طریق پر ثالث نامہ لکھوا دیں۔ اس ثالث کے فیصلے کا اپیل قضاء میں کوئی نہ ہوگا۔

(۳) جن مقدمات میں ہمارے قاضی ثالث مقرر کریں۔ ان میں اپیل ہو سکے گا۔ لیکن اگر صورت یہ ہو جائے کہ فریقین اپنا مقدمہ داخل دفتر کرالیں۔ اور بلا توسط قاضی کے کل مقدمہ کا فیصلہ ثالث مقبولہ فریقین کے سپرد کر کے باضابطہ قانونی ثالث نامہ لکھدیں۔ تو پھر اس ثالث کے فیصلے کا بھی اپیل نہ ہو سکے گا۔ (ناظم دار القضاء)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۵۲ء

۱۶۵

پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصارِ دیں میں ہو

(اقبال)

(۲)

کل ہم نے ان کالموں میں اس رائے کا اظہار کیا تھا۔ کہ وزیر داخلہ سکندر مرزا نے جماعت اسلامی کو جو انتباہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنی سرگرمیاں دینی امور تک محدود رکھے۔ اور سیاست میں دخل اندازی نہ کرے۔ یہ انتباہ اسلامی اصول کے عین مطابق ہے۔ ہم نے اپنی رائے کی تائید میں مولانا ابوالکلام آزاد کا ایک واضح اور صاف صاف حوالہ بھی پیش کیا تھا۔ جس میں مولانا موصوف نے اس مسئلہ کے متعلق احادیث نبوی کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ

"مصلحت و حکمت اس حکم کی ظاہر ہے۔ اگر اول روز ہی سے دعوؤں اور خروج کا دروازہ بند نہ کر دیا جاتا۔ تو کوئی بہتر سے بہتر اسلامی حکومت بھی خروج و شورش سے بند نہ رہ سکتی ایک جامع الشروط خلیفہ کی موجودگی میں بھی صدہا دعوے دار اٹھ کھڑے ہوتے اور کہتے کہ جمع شرائط و اہلیت میں ہم زیادہ احق اور افضل ہیں۔ اوصاف و فضائل کا قطعی فیصلہ کرنا نہائت مشکل ہے۔ اور نہ افضل و مفضول کے امتیاز کے لئے کوئی قطعی معیار ہو سکتا ہے نتیجہ یہ نکلتا کہ ہمیشہ کشت و خون کا بازار گرم رہتا۔ اور امت کا نظام جمعیت کبھی نہ سدھرتا۔ پس ناگزیر تھا کہ خلافت قائمہ کی موجودگی میں ہر طرح کے دعوے کو بغاوت و جرم قرار دے دیا جائے اور اس کے لئے ایسی سزا تجویز کی جائے جو سخت سے سخت سزا ہو سکتی ہے"۔

مولانا موصوف کی اس وضاحت سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ایک ایسے ملک میں جہاں برسر اقتدار مسلمان ہوں۔ جہاں کی حکومت کو ہم اسی لحاظ سے اسلامی حکومت کہہ سکتے ہیں۔ اسلام یا اقامت دین کے نام پر کوئی سیاسی پارٹی بنانا جس کا مقصد متقیوں اور صالحین کو برسر اقتدار لانا بتایا جاتا ہو اسلام میں سراسر ناجائز ہے۔ اور مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ ایسی خطرناک پارٹی کو سر نہ اٹھانے دیں۔ ورنہ جیسا کہ مولانا موصوف نے فرمایا ہے۔ ملک میں فتنہ و فساد کا باب کھل جائے گا۔ مولانا کی یہ دلیل واقعی نہائت معقول ہے کہ ایسی صورت میں بہتر سے بہتر اسلامی حکومت بھی خروج و شورش سے محفوظ نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ ہر کوئی اسلام کے نام پر کھڑا ہو کر اور اپنے گرد نعرہ بازی یا مظاہروں سے لوگوں کو جمع کر کے حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کر سکتا ہے۔

اگر سکندر مرزا کے اس بیان کو کہ اگر مذہب کو سیاست سے الگ نہ کیا گیا۔ تو پاکستان کا انتشار دور نہیں ہو گا۔ مولانا آزاد کی مندرجہ بالا وضاحت کی روشنی میں دیکھا جائے۔ اور اس پر غور کیا جائے۔ تو وہ بالکل صحیح نظر آئیگا اور جو لوگ اپنی کوتہ نظری کی وجہ سے ان کے بیان پر جارحانہ تنقید کر رہے ہیں۔ ان کی غلط فہمی واضح ہو جائے گی÷

وزیر داخلہ سکندر مرزا کا اس سے وہی مطلب ہے۔ جو مولانا آزاد کا ہے۔ یعنے پاکستان کی قائم شدہ حکومت کے خلاف کوئی سیاسی پارٹی ایسی نہیں کھڑی ہونی چاہیئے جس کا دعوےٰ اسلامی ملک میں صالحین یا متقیوں کی حکومت قائم کرنا ہو۔ اور جو مذہب کے نام کو استعمال کر رہی ہو۔

مولانا آزاد کی وضاحت مندرجہ بالا کی تائید ان واقعات سے بھی ہوتی ہے۔ جو مثلاً آجکل مصر میں اخوان المسلمون کی وجہ سے رونما ہو رہے ہیں۔ اس جماعت کے ارادے خواہ کتنے بھی نیک ہوں۔ اور خواہ وہ کتنی ہی جامع الشروط حکومت قائم کرنا چاہتی ہو۔ اس کی سرگرمیاں مصر میں جو ایک اسلامی ملک ہے۔ فتنہ و فساد کا باعث ہو رہی ہیں۔ اور ملک کا امن برباد کر رہی ہیں۔ خواہ یہ بھی مان لیا جائے کہ موجودہ مصری حکومت غلطی پر ہے۔ پھر بھی اس بات سے اخوان المسلمون کا خیر خواہ سے خیر خواہ بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اخوان کی سرگرمیوں کی وجہ سے مصر میں یہ بدامنی کی حالت پیدا ہوئی ہے۔ اتنی ہی بات مولانا آزاد کی وضاحت کی تائید کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ اصل سوال حق و ناحق کا نہیں ہے۔ بلکہ اصل سوال ملکی امن کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ میں جامع الشروط شخص کو بھی حکومت قائمہ کے خلاف خروج و شورش کی اجازت نہیں دی گئی۔ خواہ حکومت کتنی بھی نااہل ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ جب ایک جامع الشروط شخص کو بھی ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ تو اسلام یا اقامت دین کے نام پر ایسے ملک میں ایک سیاسی پارٹی بنانے کی کس طرح اجازت ہو سکتی ہے۔ جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہے کہ مذہب کے نام پر سیاست میں حصہ لینا جائز نہیں۔ سکندر مرزا کا یہی مطلب ہے کہ جب تک مذہب کے نام پر سیاست میں حصہ لیا جائے گا۔ اس وقت تک پاکستان کا انتشار بھی دور نہیں ہو گا۔ اور یہاں بھی خدانخواستہ ویسے ہی حالات پیدا ہو جائیں گے۔ جیسا کہ اس وقت مصر میں رونما ہو رہے ہیں۔

جماعت اسلامی کا ترجمان "روزنامہ تسنیم" اپنی اشاعت ۱۳ نومبر میں "بےتکلف بر طرف" کے کالم میں رقمطراز ہے۔

"مسٹر سکندر مرزا نے کہیں روا روی میں یہ کہہ دیا تھا کہ مذہب کو سیاست سے الگ نہ کیا گیا۔ تو پاکستان کا انتشار دور نہیں ہو گا۔ اس پر پاکستان کے مسلمان پنجے جھاڑ کر ان کے پیچھے پڑ گئے۔ حالانکہ انہوں نے جو بات کہی تھی۔ یہ ان کی ایک رائے تھی۔ وہ وزیر داخلہ ہی سہی لیکن بہرحال اسلامی تعلیمات کا علم و خور و وزارت داخلہ کا کوئی شعبہ تو ہے نہیں کہ وزیر داخلہ بنتے ہی آپ سے آپ حاصل ہو جائے۔ چنانچہ نہ صرف علمائے اسلام نے اس قول کی مخالفت کی بلکہ غیر علماء نے بھی اس کی تردید کرنے کا اہتمام فرما دیا۔ مثلاً سردار عبدالرب نشتر نے کراچی کے ایک جلسہ میلاد النبی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کوئی طاقت مذہب کو سیاست سے الگ نہیں کر سکتی۔ نیز ارشاد ہوا کہ تحریک پاکستان کا مقصد ہی اسلامی مملکت کا قیام تھا اور پھر غیر سرکاری غیر علماء حضرات ہی نے نہیں خود گورنر جنرل بالقابہ نے بھی جلسہ میلاد النبی میں مسلمانوں کو تلقین کی۔ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو مشعل راہ بنائیں۔ کیونکہ ان کی دنیوی فلاح اور آخرت کی نجات کا راز اسی اصول میں مضمر ہے۔ اور کون نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا یہی اصول ہے کہ مذہب سے سیاست الگ نہیں۔

یہی بات باختلاف الفاظ خان ممدوٹ نے فرمائی۔ اور ایک جلسے میں سردار امیر اعظم خان وزیر مرکز یہ نے بھی فرمایا کہ:-

"پاکستان ایک اسلامی ریاست بننے کے لئے معرض وجود میں آیا تھا"۔

الغرض اوپر سے لے کر نیچے تک سب نے سکندر مرزا کی تردید کر دی"۔ (تسنیم ۱۳ نومبر ۱۹۵۲ء)

اگر ہم مولانا آزاد کی وضاحت کی روشنی میں دیکھیں تو گورنر جنرل۔ خان ممدوٹ۔ سردار امیر اعظم خاں وغیرہ کے اقوال کی بھی تشریح ہو جاتی ہے۔ ان کے اقوال ہرگز سکندر مرزا کے قول کی تردید نہیں کرتے۔ جس کا مطلب ہم نے اوپر واضح کر دیا ہے۔ وہ صرف یہ فرماتے ہیں کہ مذہب کے نام پر سیاسی پارٹی بنا کر صالحین کو برسر اقتدار لانے کی سرگرمیاں جب تک ختم نہ ہوں گی۔ پاکستان کا انتشار دور نہیں ہو سکتا کیونکہ ایسی سرگرمیاں ملک میں فتنہ و فساد کا باعث ہوتی ہیں۔ ورنہ ہر مسلمان خواہ وہ سکندر مرزا ہی کیوں نہ ہو پاکستان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے کامل غلبہ کا متمنی ہے۔

[illegible]

یہ تو قائداعظم بھی اور پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر ہی کئی بار فرماتے رہے ہیں۔ کہ ہمارا قانون قرآن کریم کی صورت میں پہلے ہی بنا بنایا موجود ہے اس سے نہ سکندر مرزا کو اور نہ کسی دیگر مسلمان کو اختلاف ہو سکتا ہے۔ البتہ جو چیز اسلام میں ناجائز ہے۔ اور جس کی وجہ سے ملک میں فتنہ و فساد کا باب کھل سکتا ہے سکندر مرزا ہوں یا کوئی اور مسلمان اس کو جائز نہیں قرار دے سکتا۔ اور وہ چیز وہی ہے۔ جس کی وضاحت مولانا آزاد نے فرمائی ہے۔ اور جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث مقدسہ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ کہ

اذا بویع الخلیفتین فاقتلوا الاخر منھما

موجودہ جمہوری دور میں اس کا مطلب یہی لیا جا سکتا ہے۔ کہ اسلام کے نام پر حکومت کے خلاف سیاسی سرگرمیوں کی جن کا مقصد حکومت قائمہ کو گرا کر صالحین یا متقین کی حکومت قائم کرنا ہو۔ ہرگز اجازت نہیں دی جا سکتی۔ یعنی اگر اسلام کے نام پر کوئی سیاسی پارٹی کھڑی ہو۔ تو اس کا قلع قمع لازمی ہے۔ کیونکہ ایسی پارٹی بنانا مذہب کا نہ صرف ناجائز استعمال ہے۔ بلکہ باعث فتنہ و فساد ہے۔

الفتنۃ اشد من القتل

سکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

یہ امر بار بار نوٹس میں آیا ہے کہ بعض جماعتوں کے سکرٹریان مال چندہ جات کی رقوم مرکز میں بھجواتے وقت کمیشن منی آرڈر اور اخراجات خط و کتابت رقم چندہ جات سے وضع کر لیتے ہیں۔ جو کہ درست نہیں ہے اس سے چندہ کے حسابات میں پیچیدگی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے جملہ سکرٹریان مال کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ جات کی رقوم مرکز میں بھجواتے وقت کمیشن منی آرڈر و اخراجات خط و کتابت اس میں سے وضع نہ کیا کریں۔ بلکہ ایسے اخراجات مقامی فنڈ سے ادا کیا کریں÷

(ناظر بیت المال ربوہ)

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے مبلغین اور عہدہ داران اعلیٰ کی مشاورتی کانفرنس

ملک کے مختلف حصوں میں مدارس قائم کرنے اور ماہوار رسالہ "اسلام" کے اجرا کا فیصلہ

(از محترم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ مقیم انڈونیشیا)

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا جماعتی نظام اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی تائید سے دن بدن وسیع تر ہو رہا ہے۔ اور اسی نسبت سے بفضلہ تعالیٰ کام میں باقاعدگی بھی پیدا ہو رہی ہے۔ جماعت کے عہدہ داران اعلیٰ کا باقاعدہ ہر تین سال کے بعد انتخاب ہوتا ہے۔ جسے جماعتوں کے نمائندگان اور مبلغین منتخب کرتے ہیں۔ اور پھر باہم مشورہ سے کام کے مختلف شعبے ان کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ جنہیں وہ مرکزی ہدایات اور مقررہ قواعد وضوابط کی روشنی میں سرانجام دیتے ہیں۔

عہدہ داران اعلیٰ اپنے مفوضہ امور کا تفصیلی جائزہ لینے کے لئے۔ نیز دوران سال میں پیدا ہونے والے بعض اہم امور پر غور وخوض کرنے کے لئے سال میں کم ازکم ایک یا دو دفعہ اپنا اجلاس طلب کرتے ہیں۔ جہاں وہ مبلغین کے مشورہ اور محترم رئیس التبلیغ صاحب کی راہنمائی میں ضروری فیصلے کرتے ہیں۔ اور ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

چنانچہ گذشتہ دنوں جماعت کا یہ مشاورتی اجلاس اگست کی آخری تاریخوں میں بانڈونگ میں منعقد ہوا۔ محترم جناب سکری برماوی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے اس اجلاس کی صدارت فرمائی۔ اجلاس کی کارروائی کوئی دس گھنٹے تک جاری رہی۔ جو دو سٹنگز پر مشتمل تھی۔ اس دفعہ ہمارے اس مشاورتی اجلاس کی ایک خاص خصوصیت یہ تھی کہ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اجلاس میں شرکت فرمائی۔

اور . . . . . دوران اجلاس میں مختلف مواقع پر آپ نے اپنے زریں خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور اپنے مفید خیالات سے حاضرین کو بہرہ ور کیا۔

اس مشاورت کے موقعہ پر جن امور پر غور کیا گیا۔ انہیں چار حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جن میں سے ایک امر تو ہمارے مستقل پروگرام کا حصہ ہے۔ جو آنے والی سالانہ کانفرنس کے بجٹ اور اس کے ضروری انتظامات اور پروگرام کے ضمن میں تھا۔ باقی قریباً تینوں امور ایسے تھے۔ جن کی طرف حال ہی میں حضور اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تازہ ارشادات میں جماعت کی توجہ خاص طور پر مبذول کرائی تھی۔ چنانچہ حضور اقدس کے ارشادات کو بہتر سے بہتر ممکن رنگ میں عملی جامہ پہنانے کے لئے جملہ احباب نے تبادلہ خیال کیا۔ اور اس ضمن میں ضروری تجاویز پاس کیں۔

اجرائے سکول اور جماعت احمدیہ انڈونیشیا

ملک میں تعلیم کو اور زیادہ عام کرنے کے لئے اور جماعت کے علمی معیار کو بلند کرنے کے لئے ایک عرصہ سے اس امر کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ جماعت زیادہ سے زیادہ سکول جاری کرے۔ مگر افسوس کہ اب تک اس پروگرام پر کما حقہ عمل نہیں ہو سکا۔ اب عرصہ ایک سال سے وسطی جاوا کی ایک جماعت پرو کرتو اپنا ایک مڈل سکول بفضلہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ چلا رہی ہے۔ اور اس لحاظ سے اور بھی ان کی ہمت قابل داد ہے۔ کہ انہوں نے مرکز سے بغیر کوئی مادی مدد لئے اس سکول کو چلایا ہے۔ نیز وہاں کے مبلغ برادرم حکیم عبدالرشید صاحب ارشد کی خدمات بھی اس ضمن میں قابل قدر ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اس میں کچھ شک نہیں کہ ملک کی بڑھتی ہوئی ضرورت کی وجہ سے یہ سکول کامیابی سے چل نکلا ہے۔ طلبہ کافی مل گئے ہیں۔ اور پہلے سال کے نتائج بھی کافی خوشکن رہے ہیں۔ مگر مادی لحاظ سے ابھی بہت بے سروسامانی کی حالت ہے۔ سامان کی کمی بھی ہے۔ اور مکانیت کی اصلاح کی بھی ضرورت ہے۔ چنانچہ جماعت پرو کرتو نے اس مشاورت کے موقعہ پر اپنی جدوجہد اور سکول کے ضمن میں اپنی کارگزاری کی رپورٹ پیش کی۔ اور اس سکول کی حالت کو بہتر بنانے اور اسے ترقی دینے کے لئے جماعت کے عہدہ داران اعلیٰ سے کوئی ۲۵ ہزار کی رقم بطور قرض حاصل کرنے کا مطالبہ کیا۔ جسے وہ آہستہ آہستہ واپس ادا کر دیں گے۔

مشاورتی اجلاس نے پیش کردہ رپورٹ کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ اور اس پر غور کیا اور آخر پر محترم رئیس التبلیغ صاحب اور عہدہ داران اعلیٰ نے جماعت پرو کرتو کو اپنی ہر ممکن امداد اور اپنے پورے تعاون کا یقین دلایا۔

اس کے بعد اجلاس نے تاسک ملایا کی جماعت میں ایسا ہی ایک اور سکول کھولے جانے کے حالات کا جائزہ لیا۔ . . . .

اس ضمن میں صدر جماعت تاسک ملایا کے خیالات اور سکول کے بارہ میں وہاں کی جماعت کی کوششوں کا علم حاصل کیا۔ ان خیالات کو سننے کے بعد یہ امید قوی تر ہو گئی۔ کہ جماعت تاسک ملایا کی ذرا سی مزید توجہ سے عنقریب جماعت کا ایک اور مڈل سکول قائم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں جماعت موصوف کو ہدایت کی گئی۔ کہ وہ اپنی کوششوں کو جلد پایہ تکمیل پہنچانے کے لئے ساعی ہوں۔

ان سکولوں کے علاوہ دینی تعلیم کے لئے بھی ایک سکول کھولے جانے کے امکانات پر غور کیا گیا۔ جماعت ایک عرصہ سے ایک ایسے دینی سکول کی ضرورت محسوس کر رہی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ حالات پورے طور پر ابھی اس کے لئے سازگار نہیں ہو رہے۔ مگر تاہم جماعت اب پورے طور پر اس کی اہمیت سے آگاہ اور اس کی طرف متوجہ ہو چکی ہے۔ اور جس سے امید ہے کہ جلد کوئی نہ کوئی صورت اس کے قیام کی بھی نکل آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جماعت کا ماہوار مجلہ اسلام اور پریس کا قیام

دوسرا امر جس کے متعلق اس مشاورتی کانفرنس میں غور کیا گیا۔ وہ جماعت کے ماہوار مجلہ کو باقاعدہ چلانے اور جماعت کا اپنا پریس خریدنے سے متعلق تھا۔ جماعت کا ماہوار رسالہ کچھ عرصہ سے حالات کے نامساعد ہونے کے باعث تعطل کی حالت میں رہا ہے۔ چنانچہ اجلاس نے جملہ حالات کا جائزہ لیا۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ آئندہ بغیر کسی مزید تاخیر کے اسے شائع کیا جائے۔ اور اس ضمن میں بعض ضروری امور پاس کرتے ہوئے اس کی ادارت کے فرائض آئندہ کے لئے محترم مولوی عبدالواحد صاحب مولوی فاضل کو تفویض کئے۔ اس کے بعد خرید پریس کے متعلق احباب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور متفقہ طور پر تجویز ہوا۔ کہ پریس کے خریدنے کے انتظامات جلد تر عمل میں لائے جائیں۔ اور گورنمنٹ جس جگہ بھی ہمیں پریس قائم کرنے کی منظوری دے سکے۔ اس اجازت سے فوراً فائدہ اٹھایا جائے۔ چنانچہ اس بارہ میں ضروری معلومات حاصل کرنے کا کام مناسب احباب کو تفویض کر دیا گیا۔ (باقی)

احباب میٹرک پاس نوجوانوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ معلوم فرما کر کہ امسال جامعہ احمدیہ میں صرف ایک میٹریکولیٹ طالب علم داخل ہوا ہے۔ آپ نے ۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء اور اس کے سلسلہ میں ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۴ء کے خطبہ جمعہ میں وقف کی اہمیت کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔

احباب نے یہ خطبے پڑھ لئے ہوں گے۔ اب ہم منتظر ہیں کہ جماعت اپنے فرض کو پہچان کر میٹرک پاس نوجوانوں کو خدمت دین کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل کرائے

ضلع کے امرا صاحبان سے امید ہے کہ وہ کم ازکم ایک ایک میٹریکولیٹ طالب علم اپنے اپنے ضلع سے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے بھجوا کر اپنی ذمہ داری سے ایک حد تک عہدہ برآ ہوں گے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ایسے طلبہ کا خرچ جماعتیں خود برداشت کریں۔ لیکن اگر کسی ضلع کے لئے اس میں دشواری ہو۔ تو جامعہ احمدیہ ایسے طالب علموں کو وظیفہ دینے کے لئے بھی تیار ہے۔

امید ہے کہ ضلع کے امراء کوشش کر کے ایک ایک طالب علم جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے فوراً بھجوانے کا انتظام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو کامیاب فرمائے آمین

(پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ)

ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھجوائیں

بعض جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہو رہیں۔ عہدہ داران جماعت مہربانی کر کے سیکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائیں۔ خود سیکرٹریان تبلیغ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ)

اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت

(از چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے مبلغ انچارج امریکہ) ۱۶۱

(۳)

متوازن و متناسب تقسیم زر

دنیا میں کسی قوم کی مالی حالت کے استحکام اور ترقی کے لئے ضروری اور نہایت ضروری ہے کہ اس کے افراد میں روپیہ کی صحیح متوازن اور مناسب تقسیم ہو۔ یہ نہ ہو کہ روپیہ چند ہاتھوں میں جمع ہو جائے۔ سابقت کی روح فنا ہو جائے اور قوم کا بقیہ حصہ قلاش ہو کر اپنی صلاحیتوں اور فطری استعدادوں کو بروئے کار نہ لا سکے اسلام سے باہر کمزور تجار اور کمزور اقوام کی مدد کرنے کا ذریعہ سود ہے۔ مگر اسلام اس کے مقابل میں زکوٰۃ کو پیش کرتا ہے۔ زکوٰۃ کے طریق کو سود کے رواج پر جو فوقیت اور برتری حاصل ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا۔

وما اٰتیتم من ربا لیربوا
فی اموال الناس فلا یربوا
عند اللہ وما اٰتیتم
من زکوٰۃ تریدون
وجہ اللہ فاولٰئک ھم
المضعفون (سورۃ روم)

کہ تم جو سود دیتے ہو اور یہ سمجھتے ہو۔ کہ اس طرح لوگوں کے اموال میں زیادتی ہوگی۔ یہ نہایت غلط اور باطل نظریہ ہے۔ خدا کے نزدیک اس طرح اموال میں کبھی ترقی نہیں ہوتی۔ ہاں جو لوگ زکوٰۃ محض خدا کی راہ میں۔ خدا کی رضا کے لئے دیتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں۔ جو بہت بڑھانے والے ہیں۔

سود کے نقصانات

اس آیت میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ سود کے ذریعہ قوم کے اموال میں کبھی بھی صحیح اور ٹھوس ترقی نہیں ہو سکتی واقعہ یہ ہے کہ سود کا خطرناک جال قوم کے غرباء اور محتاج حصے کو اور بھی کمزور کر دیتا ہے۔ ان کا خون تک نچوڑ لیتا ہے۔ اور ان کو اس قابل نہیں رہنے دیتا کہ وہ کسی طرح بھی ترقی کر سکیں۔ ہاں اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں تو وہی جو سود لیتے ہیں۔ اور جن کے پاس پہلے ہی کافی روپیہ ہوتا ہے۔ سود ان کے لئے اور بھی روپے کے سمٹنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ سود میں صرف اسی قدر نقص نہیں۔ کہ روپیہ کو چند ہاتھوں میں جمع کر دیتا ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ یہ اس وقت تک واجب الاداء رہتا ہے۔ جب تک کہ مقروض بالکل دیوالیہ نہ ہو جائے۔ سود کے بد اثرات جو اخلاق پر ہوتے ہیں۔ وہ بھی مخفی نہیں لازمی بات ہے۔ کہ اس سے مال کی حرص اور طمع بڑھے گی اور اس کے نتیجہ میں سود خور قسی القلب ہوتا جائیگا اس سے رافت اور نرم دلی مٹتی ہے بخل ترقی کرتا ہے اور جود و کرم کا پاک جذبہ اور حسن سیرت کا پاکیزہ جوہر سلب ہو جاتا ہے۔ سود لینے والے کے سامنے کونسا جذبہ کام کرتا ہے؟ جذبہ شفقت علیٰ خلق اللہ نہیں بلکہ ذاتی منفعت اور خود غرضی کی سفلی تحریکات کا۔ اس کا لازمی اثر یہ ہوتا ہے کہ سود سے روحانیت کی پاکیزہ فضا مسموم ہو جاتی ہے۔ اسی لئے خداوند تعالیٰ نے قرآن پاک میں فاذنوا بحرب من اللہ فرمایا اور سود لینے کو خدا سے جنگ کرنا قرار دیا۔ بہر حال اخلاق فاضلہ کے نقصان کے ماسوا بھی چونکہ سود سے صحیح اور متناسب تقسیم زر نہیں ہوتی۔ اس لئے قومی اموال قومی صلاحیتوں اور جماعتی استعدادوں میں کبھی ترقی نہیں ہو سکتی۔ اس کے برخلاف زکوٰۃ کے ذریعہ اولٰئک ھم المضعفون کا اصل علی وجہ الاتم پورا ہوتا ہے۔ اور نہ صرف قوم کے مال میں بلکہ تمام افراد کی استعدادوں میں چند در چند ترقی ہوتی جاتی ہے۔ پس زکوٰۃ کی تحصیل اور زکوٰۃ کے مصرف سے تقسیم زر کی مناسب اور متوازن شکل دنیا کے سامنے پیش کی گئی ہے

ملکیت اشیاء کے متعلق صحیح نظریہ

احباب! دنیا میں افراد کے بہت سے جھگڑے قوموں کے خطرناک فسادات اور حکومتوں کی بہت سی بھیانک لڑائیاں ملکیت کے غلط نظریے کی بناء پر ہوتی ہیں۔ ان جنگوں کے عواقب کسی کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ ابھی جو عالمگیر جنگ ہوئی ہے نہ معلوم ابھی کتنا عرصہ اور دنیا کو اس کے اثرات سے آزاد ہونے میں لگ جائیگا ملکوں کے ملک تباہ ہو گئے۔ نقصان جان اور اتلاف اموال کا کوئی اندازہ ہی نہیں۔ دنیا کا خرمن امن ملکیت کے غلط نظریے کی بناء پر بالکل تباہ ہو جاتا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ ایک امن قائم کرنے کا دعوےٰ کرنے والی تحریک ان فسادات اور جنگوں کے صحیح علاج کے لئے پہلے ملکیت کا صحیح نظریہ قائم کرے۔ سوشلزم نے افراد کو یہ تو بتایا۔ کہ وہ نہیں۔ بلکہ حکومت چیزوں کی مالک ہے۔ مگر وہ اس نظریے میں دوسری انتہا کی طرف نکل گئے۔ اور حد اعتدال سے تجاوز کرنے کی صورت میں دوسرے مضرات کا شکار ہو گئے۔ سرمایہ داری نے اموال تو کیا کمزور افراد کو بھی سرمایہ دار افراد کی ملکیت بنا دیا۔ مگر اسلام نے جہاں اصل حد اعتدال کو قائم رکھا وہاں قوم کی ذہنیت میں ملکیت کے متعلق یکسر انقلاب برپا کر دیا۔ کوئی فرد کائنات عالم کی اشیاء پر مستقل ملکیت کا نہ حق رکھتا ہے نہ اسلام اسے اس کی اجازت دیتا ہے۔ اسلام تو کائنات کی انسان کے کام آنے والی اشیاء پر انسانی قبضہ کو امانت کا مفہوم بخشتا ہے۔ جس سے تصرف کا تمام تر نوع انسان کو علیٰ حسب مراتب حق دیتا ہے۔ حقیقی ملکیت اس ذات باری کی ہے جو رب العالمین ہے اور تمام بنی نوع انسان کی پرورش کرنے والا۔ فرمایا۔ قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء (آل عمران ع ۲) خدا تعالیٰ ہی حقیقی اور اصل مالک ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے۔ اس کی کوشش اس کی استعدادوں اور دوسرے حالات کے لحاظ سے عارضی ملکیت بخش دیتا ہے۔ اور جو انسان اس کا حق ادا نہیں کرتا۔ اس کی حفاظت نہیں کرتا۔ اسے صحیح مصرف میں نہیں لاتا۔ اس کی متناسب تقسیم نہیں کرتا اور اس سے جب چاہتا ہے چھین لیتا ہے

دوسری جگہ پر فرمایا تنبارک الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض وما بینھما (زخرف ع ۷) وہی برکتوں والا خدا ہے۔ جو آسمان و زمین اور کائنات کا بینھما کا ابدی ازلی اور حقیقی مالک ہے۔ اس نے دنیا جہان کی تمام چیزوں کو اشرف المخلوقات کے فائدے کے لئے لگا رکھا ہے۔ وہی ان چیزوں کو انسان کی امانت میں ودیعت کرتا ہے۔ اور پھر ساتھ یہ حکم دیتا ہے واٰتوھم من مال اللہ الذی اٰتٰکم (نور ع ۴) کہ اس مال میں سے جو در اصل تو اللہ کا ہے۔ مگر اس نے تمہیں دیا ہے۔ تم دوسروں کو بھی حصہ دو۔ اس لئے نہیں کہ تم دوسروں پر احسان کر رہے ہو۔ اس لئے نہیں کہ کمزور اور نادار ہمیشہ تمہارے ممنون کرم رہیں۔ اس لئے بھی نہیں کہ تمہارے اندر غریبوں کے مقابلے میں کوئی احساس برتری کام کر رہا ہے بلکہ اس لئے کہ فی اموالھم حق للسائل والمحروم ان اموال میں سے سائل و محروم بطور حق شامل ہیں۔ اور ایک امین انسان کا فرض ہے۔ کہ مالک کی تعین کے مطابق حقداروں کو اس امانت میں سے ان کا حق دے۔ ورنہ وہ سچا امین نہیں ہوگا۔ وہ مالک حقیقی کی امانت میں ناجائز تصرف کرنے والا سمجھا جائے گا۔

یہ ملکیت کا نظریہ ہے۔ جسے اسلام نے قائم کیا۔ اور جس کے بعد افراد کے بہت سے جھگڑے مٹ جاتے ہیں۔ اختلافات دور ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سی چپقلشیں پیدا ہی نہیں ہوتیں۔ اگر یہ نظریہ قائم ہو جائے تو بہت سی کمزور اقوام سکھ اور راحت کا سانس لے سکیں اور دنیا میں حقیقی امن کی بنیادیں پڑ جائیں۔ لوٹ کھسوٹ اور ظلم و تعدی کا سلسلہ خود بخود ختم ہو جائے۔ ملکیت کے اسی نظریے کا قیام تھا جس کے لئے اسلام نے ہر قسم کے کنوز اور کانز کو سختی سے منع کیا۔ اور سخت عقوبت کا وعید فرمایا۔ کہ الذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم (توبہ ع ۱۵) کہ وہ لوگ جو سونے چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے خدا کی بتائی ہوئی راہوں میں خرچ نہیں کرتے۔ انہیں دردناک عذاب کی خبر دے واقعہ یہ ہے کہ اگر "ملکیت" کی بجائے "امانت" کی ذہنیت پیدا ہو جائے۔ تو کنوز اور روپیہ سمیٹنے کا خیال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

عزیزم سید تفضل حسین شاہ صاحب احمدی ایگزیکٹو انجنیئر پی ڈبلیو۔ ڈی۔ ای۔ بی۔ بی ایل ڈویژن جن کی نگرانی میں ربوہ میں بھی بجلی کی لائن تعمیر ہو رہی ہے۔) آجکل ایک محکمانہ پریشانی میں مبتلا ہیں۔ تمام احمدی دوست دردِ دل سے دعائے خاص فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عزیز موصوف کو عزت کے ساتھ عائد کردہ الزامات سے بری فرمائے۔ ان اللہ علیٰ عل شیء قدیر۔ (محمد اقبال حسین بی اے بی ٹی چک ۱۸۹)

(۲) میری بڑی لڑکی شریفہ بی بی بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(از حکیم غلام رسول سکرٹری تبلیغ موضع جھول ریاست بہاولپور)

(۳) میں تقریباً تین سال سے تپ دق جیسی موذی مرض میں مبتلا ہوں۔ اب چھ ماہ سے ڈاڈر سینی ٹوریم میں زیر علاج ہوں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

(خاکسار:۔ ایم لے چوہدری ڈاڈر سینی ٹوریم ضلع ہزارہ)

(۴) مکرم ڈاکٹر محمد دین صاحب انچارج سول ہسپتال کی بائیں آنکھ کا اپریشن ۲۳/۱۰ کو ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا۔ جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (خاکسار حاجی محمد اسمٰعیل نزیل لنڈی کوتل معرفت ڈاکٹر محمد دین صاحب)

(۵) میں ڈیوٹی سے فارغ ہو کر واپس آ رہا تھا کہ گر پڑا۔ سخت چوٹ آئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مطیع اللہ فیض باغ گلی ۱۳ مکان ۹)

تصحیح مورخہ ۱۱ نومبر کے الفضل کے صفحہ ۵ پر جو "اسلام اپنی اشاعت کے لئے طاقت و قوت کا سہارا نہیں" مضمون چھپا ہے۔ اس میں "کفار و مشرکین" کی بجائے کفار و مشرقین لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں

زمین ـــــ ہمارا بنیادی قومی ورثہ

(از سید کمال ایم۔ ایس سی)

بحیثیت قوم ہم پر جو فرض عائد ہوتے ہیں ان کو محسوس کرنا تو کجا عموماً انہیں ہم فراموش کر دیتے ہیں۔ ورنہ ان قوموں کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جو اپنے ان فرائض پر عمل کر کے "محبوب فطرت" بن چکی ہیں۔ اپنے فرائض محسوس کر کے میدان عمل میں گامزن ہونے والے افراد قوم کے وہ مستحکم ستون ہیں جو اپنے ملک کے نام کو آسمان کی پہنائیوں تک بلند کر کے اپنے ہم عصر قوموں میں باوقار اور باعظمت کہلاتے ہیں۔ قائد اعظم کا قول مجھے اسی موقع پر یاد آ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا۔

"قدرت نے آپ کو سب کچھ بخشا ہے
آپ کے وسائل لامحدود ہیں۔ آپ کی
مملکت کی بنیادیں پڑ چکی ہیں۔ اب یہ آپ
کا کام ہے کہ ان بنیادوں پر جلد از جلد
اچھی سے اچھی عمارت تیار کریں۔"

ان ہی اہم بنیادی اور اجتماعی فرائض میں سے ایک فریضہ "تحفظ زمین" (Soil Conservation) کا ہے۔ یہ "سطح زمین" کے بچاؤ اور حفاظت کا مسئلہ ہے جس پر ہماری روح کی زندگی اور بقا کا دارومدار ہے۔ کیا انسان، کیا حیوان اور کیا نباتات بس تقریباً تمام ضروریات زندگی زمین ہی سے حاصل کرتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے بلا واسطہ غذائی اجناس تیلوں کے بیج کپاس، پٹ سن اور بالواسطہ دودھ دینے والے اچھے جانور جن سے ہم چمڑا۔ گھی، چربی وغیرہ حاصل کرتے ہیں پیدا کرتی ہے۔ زمین سے حاصل ہونے والی نقد فصلیں مثلاً پٹ سن، کپاس، تمباکو بیرونی دنیا میں ہماری طاقت خرید کی ضامن ہیں۔ کوئلہ، تیل، مٹی، پٹرول اور دیگر معدنیات اسی کے سینہ میں چھپے ہیں۔ کس قدر بیش بہا معلوم اور نامعلوم عطیہ خداوندی ہے۔ یہ زمین ـــــ!

لیکن بعض قدرتی عوامل کے تباہ کن اثرات اور کارستانیوں سے ہماری زمین محفوظ نہیں رہ سکتی چنانچہ ان مضر قدرتی اسباب کا خاطر خواہ سدباب نہ ہونے کی وجہ سے ہماری قابل کاشت زمینوں کا رقبہ گھٹتا جا رہا ہے۔ اور بارشیں، سیلابوں اور طوفان کا باعث بن کر خدائی قہر بن چکی ہیں۔ بارانی علاقے زیادہ ڈھلوان ہونے کی وجہ سے کم بارش والے علاقوں کے بہ نسبت زیادہ اس عمل کا شکار ہوتے ہیں۔ خاص طور پر دامن کوہ کے علاقے اس سے زیادہ برباد ہوتے ہیں۔ زمین کا کٹاؤ جگہ جگہ مختلف ہوتا ہے۔ کیونکہ اس عمل کا انحصار زمین کے محل وقوع ساخت اور بناوٹ پر ہے۔ سخت گرمی پڑ کر زمینوں کو جا بجا شق کر دیتی ہے۔ باد و باراں کے سخت طوفان آتے ہیں۔ وہ پھر ان شقوں اور دروزوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ پانی کی تیز رو زمین کی زرخیز سطح کو بہا لے جاتی ہے۔ اور دیگر عمل کے طور پر وہ تمام حالات پیدا ہو جاتے ہیں جن سے فی ایکڑ پیداوار گھٹتی جاتی ہے تو دوسری طرف قابل کاشت رقبہ بڑھتی ہوئی ناقص زمینوں کے سبب کم ہوتا جاتا ہے۔ ضلع پشاور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے مشرقی حصہ ہزارہ کی تحصیل ایبٹ آباد مانسہرہ ضلع ہزارہ کے مغربی حصے اور دیگر اضلاع کے بعض علاقوں میں "عمل کٹاؤ" کے نقصان دہ اثرات کا عینی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ خواہ صوبہ میں عمل کٹاؤ سے متاثرہ رقبہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اس عظیم نقصان کو جو موسلا دھار بارش کے زرخیز سطح کو بہا لے جانے سے ہوتا ہے۔ ہرگز نظر انداز نہیں کر سکتے کیونکہ یہ عمل ہماری زمینوں کی زرخیزی کو ختم کر دیتا ہے۔

زرعی اجناس کی فی ایکڑ کی زیادہ پیداوار دینے والی یعنی زرخیز زمین نہ صرف ہماری قیمتی ملکیت ہے۔ بلکہ ہماری اقتصادی خوشحالی اور طمانیت کا سرچشمہ ہے۔ اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم اپنے ملک میں ۸۰٪ لوگوں کو کاشت کار پاتے ہیں۔ اسی لئے یہ بات ہمیں ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ جب تک ہم تحفظ زمین کے کسی خاص پروگرام پر کاربند ہو کر اپنی زرعی حالات کو بہتر نہیں بنائیں گے۔ اس وقت تک ہم میں سے بیشتر کا معیار زندگی بلند نہیں ہو سکتا گذشتہ سال ملک کی زرعی معیشت کا جائزہ لینے کی غرض سے جو کمیٹی حکومت پاکستان نے مقرر کی تھی اس کی پیش کردہ رپورٹ کے کچھ اقتباسات اخباروں میں شائع ہو چکے ہیں جس میں بتایا گیا ہے کہ:

"مستند اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں زرعی اجناس کی اوسط پیداوار دنیا کے کسی بھی ملک کی اوسط پیداوار سے زیادہ نہیں۔"

(نوائے وقت لاہور مورخہ ۳ ـــ ۱۱ ـــ ۵۴ء)

اس خبر کو پڑھ کر میرے دماغ پر جو گہرے نقوش مرتسم ہوئے۔ یہ مختصر مضمون شاید اسی کا نتیجہ ہے۔ وقت کا تقاضہ یہی ہے کہ ہمارے کاشتکاروں کے رگ و پے میں اب عمل کی بجلیاں دوڑ جائیں۔ بقول معیشی جائزہ کی کمیٹی کے۔

"ہماری زرعی زبوں حالی ہمارے ماضی کی میراث ہے۔"

یہی تو امتحان ہے۔ کہ ہم آیا اس بدترین میراث کو ترک کریں گے یا نہیں۔ بقول ایک مغربی ماہر زراعت کے "زمین ہمارے قدموں کے نیچے بکھری ہوئی ہے۔ اور اس حاصل چیز کو چھوڑ کر ہم غیر حاصل چیزوں کے پیچھے پڑے ہیں۔ ہم حقائق سے بے خبر رہ کر عمل سے گریز کرتے ہیں۔ اور پھر نیک تمناؤں کی خواہش اپنے دلوں میں لئے بیٹھے ہیں جو محض عبث ہے۔ جیسے اقبال نے کہا ہے۔

عبث ہے شکوہ تقدیر یزداں!
تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے

حکومت پاکستان اس مسئلہ کی اہمیت سے بخوبی واقف ہے۔ چنانچہ مختلف عملی قدم اٹھائے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں حکومت نے ایک محکمہ مرکزی انجینئری اقتداریت کا بنایا ہے جس کا مقصد برقی قوت کے حصول اور اس سے فوائد کی تمام تجویزوں کا مربوط کرنا ہے۔ اس محکمہ کے حسب ذیل فرائض ہیں۔

(الف) سیلاب کی روک تھام
(ب) زمین کے کٹاؤ کی روک۔ زمین کی حفاظت
(ج) جہاں زمین سے پانی ابھر آئے۔ وہاں سے سہولت سے اس زمین سے پانی نکالنا۔ اور اس کے لئے تمام ذرائع اختیار کرنا وغیرہ۔

(دیکھئے پاکستان کی معاشی ترقی صفحہ ۲ پاکستان پبلکیشنز)

تحفظ زمین کے پروگرام کے تحت ہم زمین کو اس کی قوت پیداوار کے مطابق دانشمندانہ طریقہ پر استعمال کرنا سیکھتے ہیں۔ دراصل اس پروگرام کی اساس زمین اور قدرتی پانی کی حفاظت کے مختلف عمدہ طریقوں پر غور و فکر کرنا ہے۔ اس سے ہم اپنی ان زمینوں کی اصلاح کر سکیں گے۔ جو کثرت استعمال اور عمل کٹاؤ کی وجہ سے ناقص ہو کر رہ گئیں ہیں۔

کثرت بارش سے جو زائد پانی بیکار ہو جاتا ہے وہ زمین کے اصلاحی پروگرام کے تحت مختلف طریقوں سے محفوظ کیا جاتا ہے۔ تاکہ وقت ضرورت اسی پانی سے فصلوں کو سیراب کیا جائے۔ اس طرح ہم سیلاب اور طغیانی کے تباہ کن اثرات سے بھی ایک حد تک بچ جاتے ہیں۔

زمین اور پانی کے موثر تحفظ کے لئے ہمیں سب سے پہلے اپنی زمینوں سے مکمل واقفیت حاصل کرنی چاہیئے۔ ہمیں ان کا طبعی کیمیائی اور حیاتیاتی پہلوؤں سے مطالعہ کرنا چاہیئے۔ یہ بھی ہمیں معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ کونسا قطعہ زمین کس فصل کی کاشت کے لئے موزوں ہے۔ اگر نہیں۔ تو آیا وہ چراگاہوں کے کام آ سکتا ہے یا انہیں جنگلات کے لئے مختص کیا جا سکتا ہے؟

میرے مضمون "سیلاب کیوں آتے ہیں؟" کے پڑھنے والوں نے ان طریقوں کو معلوم کیا ہوگا۔ جو زائد پانی کی حفاظت کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں۔ میرا یہ مضمون گذشتہ ماہ اخبارات میں چھپا تھا میں نے اس میں بتایا تھا۔ کہ موزوں مقامات مثلاً پہاڑوں کے دامن اور دریاؤں کے دہانوں پر تالاب بنانا، نہر بندیاں کرنا، کھاڑیاں کھودنا۔ بند باندھنا وغیرہ کے طریقے ہیں۔ جن کا مقصد بارش کے زائد پانی کو محفوظ کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ جنگلات کی کافی ذمہ داری ہے۔

زمینوں کے کیمیائی تجزیہ کے بعد کم پائے جانے والے یا غیر موجود نمکیات اور نامیاتی مادوں کی زمین میں فراہمی کا کام ہے۔ جو مناسب کیمیائی کھادوں کے استعمال سے پورا ہو سکتا ہے۔

ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم جو کچھ اپنی زمینوں سے حاصل کریں۔ انہیں لوٹا بھی دیں ـــ ہمیں اپنی زمینوں کی اسی طرح حفاظت کرنی چاہیئے جس طرح ہم اپنی دودھ دینے والی گائے کی حفاظت کرتے ہیں۔ آبادی کے روز افزوں اضافہ کے ساتھ زمین پر سالانہ دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔ اس لئے بڑھتی ہوئی آبادی کے بنیادی ضروریات پورا کرنے کے لئے ہمیں زمین کی اصلاح اور پانی کے تحفظ کے پروگرام پر کاربند ہونا اور اس پروگرام کے مقاصد کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ جو حسب ذیل ہیں:۔

- زمین کے کٹاؤ کو روکنا اور عمل کٹاؤ سے بچی ہوئی زمینوں کی حفاظت کرنا۔
- آبی ضروریات کو ملحوظ رکھ کر کسی خاص زمین کے لئے موزوں فصل کا انتخاب کرنا۔
- کھاڑیاں کھود کر، بند باندھ کر، تالاب بنا کر موزوں جگہوں پر بارش کے زائد پانی کو محفوظ کرنا۔
- زمینوں کے کیمیائی تجزیہ کے بعد منتخبہ اور مجوزہ مصنوعی کھادوں کا معمول استعمال اور فصلوں کا الٹ پھیر۔ کھیتی باڑی کے ترقی یافتہ اصلاحی طریقوں پر عمل درآمد زمین کی کاشت کے لئے عمدہ اور باقاعدہ تیاری وغیرہ کے مختلف طریقوں پر عمل کر کے زمینوں کا طاقت برقرار رکھنا ہے جس کے نتیجہ میں فی ایکڑ اوسط پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ اور زمین کی قوت پیداوار بھی برقرار رہتی ہے۔

غرض۔ زمین ہمارا بنیادی قومی ورثہ ہے موجودہ ناگفتہ بہ حالات میں اس کی حفاظت کی ذمہ داری ہم تمام پر ہے۔ بحیثیت قوم ہماری تمام تر خوشحالی اور بقاء کا دارومدار اسی "متاع بے بہا" کے تحفظ پر ہے۔ اگر اسی کو ہم نے کھو دیا۔ تو اس کے معنی قومی سرمایہ حیات کو کھو دینے کے ہیں۔ اور بنیادی قومی ورثہ سے محرومی کا نام موت ہے۔

اطفال کا اجتماع!

اطفال الاحمدیہ ربوہ کے ضلع سیالکوٹ کا پہلا تربیتی اجتماع ۱۳ نومبر ۵۴ء کو ہڑاس میں جا کے۔ نشتر آباد اور ڈنڈ پور کھر لیاں کے اطفال بھی شامل ہوئے۔ اجتماع میں ۴۶ اطفال ۸ خدام اور ۵ مربی شامل ہوئے کھانے کا انتظام جماعت احمدیہ ... نے کیا۔ اس اجتماع کے نگران و منتظم تھے۔

(ماسٹر حمید احمد صاحب مبلغ حلقہ)

صنعتی نمائش بموقعہ جلسہ سالانہ

امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زنانہ صنعتی نمائش لگائی جائیگی۔ تمام لجنات اماء اللہ سے بذریعہ اعلان ہذا درخواست ہے کہ وہ اپنے اسٹال نمائش کے لئے اشیاء تیار کروانی شروع کر دیں۔ تاکہ وقت مقررہ پر تیار ہو سکیں۔

(سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الاخوان المسلمون نے حکومت کا تختہ اُلٹ کر اقتدار چھیننے کا منصوبہ بنایا تھا

قاہرہ ۱۲ ۔ نومبر ۔ تیئیس سالہ نوجوان محمود عبد اللطیف نے آج یہاں فوجی عدالت کو بتایا۔ کہ اس نے وزیر اعظم مصر کرنل جمال عبد الناصر کو قتل کرنے کی کوشش اس لئے کی تھی ۔ کہ وہ سویز کے برطانوی مصری معاہدے کو غداری اور بغاوت کے مترادف سمجھتا تھا ۔ اب اس نے یہ محسوس کیا ہے ۔ کہ اس کا خیال غلط تھا ۔ اس نے اپنے فعل پر افسوس کا اظہار بھی کیا ۔

دوسرے ملزم نے عدالت میں بیان کیا ۔ کہ وہ قتل کی کوشش میں اپنے حصے کے جرم کی معافی مانگنا چاہتا تھا ۔ ملزم ــــــ نے عدالت میں بتایا ۔ کہ الاخوان المسلمون اور اس کے مرشد عام حسین الہضیبی نے موجودہ حکومت کا تختہ اُلٹنے اور طاقت سے اقتدار چھیننے کا منصوبہ بنایا تھا ۔

یاد رہے ۔ کہ عبد اللطیف کو ۲۶ ۔ اکتوبر کو اسکندریہ میں سویز سے برطانوی فوجوں کے انخلاء کی خوشی میں منعقد ہونے والے جلسے میں کرنل جمال عبد الناصر پر گولی چلانے کے بعد گرفتار کر لیا گیا تھا ۔ وہ مذہبی سیاسی جماعت الاخوان المسلمون کی سازش کے تحت کرنل جمال عبد الناصر کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی ۔ جس کا مقصد طاقت سے اقتدار حاصل کرنا تھا ۔

جنرل نجیب اور کرنل ناصر کے تعلقات

لندن ۱۲ ۔ نومبر ۔ "دی ٹائمز" کا نامہ نگار لکھتا ہے ۔ کہ ایسے وقت میں جب حکومت مصر اخوان المسلمون کو کچلنے میں مصروف ہے ۔ اور مصر اور سوڈان کے آئندہ تعلقات معین نہیں ہوئے ۔ کرنل ناصر کی حکومت غالباً جنرل نجیب کو حکومت سے ہٹانے کا خیال بھی نہیں کر سکتی ۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے ۔ کہ اگرچہ کرنل ناصر کو قاتلانہ حملے سے محفوظ رہنے پر تمام لوگوں نے مبارکباد کے پیغام بھیجے لیکن جنرل نجیب کا کوئی پیغام اخبارات میں شائع نہیں ہوا ۔

مسٹر سہروردی جمعہ کے روز کراچی روانہ ہونگے

لندن ۱۲ ۔ نومبر ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ مسٹر حسین شہید سہروردی جمعہ کے روز پیرس سے بذریعہ طیارہ پاکستان آ رہے ہیں ۔ مسٹر سہروردی لندن میں تقریباً ہفتہ بھر قیام کرنے کے بعد کراچی واپس آئیں گے ۔ کراچی آنے کے بعد جلد ہی وہ ایک پریس کانفرنس منعقد کریں گے ۔

جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کی حمایت

لندن ۱۲ ۔ نومبر ۔ انگلستان کی پارلیمنٹری لیبر پارٹی نے بھاری اکثریت کے ساتھ مغربی جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کی حمایت کی ہے ۔

سندھ کے سابق وزیر قاضی فضل اللہ کا بیان

کراچی ۱۲ ۔ نومبر ۔ سندھ کے سابق وزیر قاضی فضل اللہ نے ایک بیان میں کہا ہے ۔ کہ میں مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کے خلاف ہوں ۔ یہ امر پاکستان اور چھوٹے صوبوں کے مفاد کے خلاف ہے ۔ میں جہاں اور جس پوزیشن میں ہوں گا ۔ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کے نظریہ کی مخالفت کروں گا ۔

انہوں نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں اور میرے دوست اسمبلی میں اس نظریہ کی پوری مخالفت کرتے رہیں گے ۔ اور دیکھیں گے کہ یہ نظریہ کہیں عملی جامہ نہ پہن لے ۔ قاضی فضل اللہ نے بتایا ۔ کہ سندھ کے عوام مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کے مخالف ہیں ۔ ... سندھ

روس کا دورہ کرنے والا پاکستانی وفد

کراچی ۱۲ ۔ نومبر ۔ پاکستان کا اقتصادی مشن جو حال ہی میں روس کا دورہ کر کے واپس آیا ہے ۔ اپنی رپورٹ مرکزی حکومت کو پیش کرے گا ۔ وفد کے قائد مسٹر سعید حسن نے کہا ہے ۔ کہ ان کا دورہ ایک دلچسپ تجربہ تھا ۔ وفد کے ارکان نے ماسکو ، سٹالن گراڈ کے دو اہم ... کا دورہ کیا ...

مصر اور ترکیہ کے درمیان تعلقات زیادہ خوشگوار ہو جائیں گے

قاہرہ ۱۲ ۔ نومبر ۔ اس اعلان کے بعد کہ وزیر اعظم ترکی عدنان مینڈریس کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر کی دعوت پر مصر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ ترکی اور مصر کے باہمی تعلقات کے بہتر ہونے کا نیا ثبوت ملا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے ۔ کہ انقرہ کے گورنر ایک ہفتہ کے لئے آج قاہرہ آ رہے ہیں ۔ اور استنبول کے گورنر بھی ۲۱ ۔ نومبر کو قاہرہ آئیں گے ۔ ان دونوں کو حکومت مصر نے دعوت دی ہے ۔

انقرہ میں مصر کے سفیر سید احمد رزمی نے وزیر اعظم ناصر کا پیغام پہنچا دیا ہے ۔ توقع ہے ۔ کہ مسٹر مینڈریس آئندہ جنوری میں بغداد سے قاہرہ جائیں گے ۔

کچھ عرصہ سے دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کشیدہ تھے ۔ کیونکہ گذشتہ جنوری میں ترک سفیر کو ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر قاہرہ سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ۔

کئی ماہ کی گفت و شنید کے بعد دونوں حکومتوں نے ایک بیان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ اس معاملہ کو اب ختم تصور کیا جائے ۔ مگر ابھی تک کوئی نیا ترک سفیر قاہرہ نہیں بھیجا گیا تھا ۔ اور صرف ناظم الامور ہی حکومت ترکیہ کی نمائندگی کرتا رہا ۔ باور کیا جاتا ہے کہ اب نئے سفیر کو نامزد کر دیا گیا ہے ۔ مگر فی الحال تقرر عمل میں نہیں آیا ۔

بحری جنگ کیلئے انقلابی نوعیت کے ہتھیار

لندن ۱۲ ۔ اکتوبر ۔ امریکہ اور لندن میں بحری حلقے جدید بحری جنگ کے لئے عجیب و غریب ہتھیاروں کی ساخت پر غور کر رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں ایک ایسی آب دوز کشتی زیر بحث ہے ۔ جو ایک سو فٹ سے زیادہ گہرے پانی میں رہ کر ایسے گولے چھوڑ سکے گی جو سطح پر پہنچنے کے بعد ہوا میں بلند ہو کر دشمن کے طیاروں پر حملہ آور ہوں گے ۔ اور ایسے گولوں کے برعکس طیاروں کے ذریعہ آب دوز کشتیوں پر حملہ آور ہونے والے بموں کی ساخت بھی زیر غور ہے ۔ اب تک حفاظتی وجوہ کی بناء پر محکمہ بحر ایسے ہتھیاروں کے ذکر تک کی اجازت نہیں دیتا تھا ۔ مگر اب ان کا ذکر امریکی فنی جرائد میں آتا ہے ۔ برطانی محکمہ بحری کی طرف سے بتایا گیا ہے ۔ کہ یہ دونوں ہتھیار ابھی تک ابتدائی تجرباتی دور ہی میں ہیں ۔ البتہ برطانی اور امریکی بحری سائنسدان اور ماہرین آپس میں معلومات کا تبادلہ کر رہے ہیں ۔

... اسمبلی میں کوئی ممبر اس کی حمایت میں ووٹ نہیں دے گا ۔

جلسہ سالانہ پر الفضل کا خاص نمبر

اہل قلم اور مشتہرین اصحاب سے گذارش

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے ۔ اس موقعہ پر قارئین کی خدمت میں الفضل کا ایک خاص نمبر پیش کیا جائیگا ۔ اس کی خصوصیات یہ ہوں گی بہترین کاغذ عمدہ ۔ رنگین طباعت جس پر متعدد فوٹو بلاک ہوں گے اہل قلم اصحاب سے گذارش ہے ۔ کہ وہ اس خاص نمبر کے لئے مضامین ارسال فرمائیں ۔

مشتہرین کیلئے یہ ایک نادر موقعہ ہے ۔ ابھی سے اپنے اشتہار کیلئے جگہ معین کروالیں ۔ الفضل ایک ایسا اخبار ہے ۔ جو دنیا کے کونے کونے میں پڑھا جاتا ہے آپ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں ۔ (مینیجر الفضل)

مختلف مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسے

گوجر خاں

جماعت احمدیہ گوجرخاں کا جلسہ سیرت النبی بتاریخ ۹-۱۱-۵۴ زیر صدارت خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ وکیل گوجرخاں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محاسن اور فضائل پر صاحب صدر نے تقریر کی۔ (نامہ نگار)

پشاور

۱۳ ربیع الاول مطابق ۹ اکتوبر بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں زیر صدارت مکرم قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر صوبہ سرحد منعقد ہوا۔ خاکسار نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور مرزا آفتاب احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "جان ودلم فدائے جمال محمدؐ است" خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ صاحب صدر نے افتتاحی تقریر میں سیرت النبیؐ کے جلسوں کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ان جلسوں کی ابتداء ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۲۸ء میں کی تھی۔ تا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ تعلیم لوگوں کے سامنے واضح طور پر آتی رہے۔ اور شکر ہے کہ آج غیر احمدی بھائی بھی جماعت احمدیہ کی اتباع میں جلسے کر رہے ہیں اس کے بعد خاکسار نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمنوں سے سلوک پر تقریر کی۔ اور بتایا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مکی زندگی انتہائی مصائب ومشکلات کی زندگی تھی۔ لیکن آپ نے کسی مرحلہ پر بھی ہمت نہ ہاری۔ بلکہ بڑے صبر واستقلال کے ساتھ تبلیغ اسلام میں مشغول رہے۔ آخر جب مکہ والوں نے انتہائی سرد مہری کا ثبوت دیا۔ تو آپ طائف تشریف لے گئے۔ مگر طائف والے مکیوں سے بھی زیادہ شریر ثابت ہوئے۔ انہوں نے آپؐ پر اس قدر پتھر برسائے۔ کہ آپ لہو لہان ہو گئے۔ مگر اس رحمۃ للعالمین نے اس وقت بھی اپنے خون کے پیاسے دشمنوں کے متعلق یہی کہا۔ اللّٰھم اھد قومی انھم لا یعلمون۔ اور اس موقعہ پر جب خدا کی فرشتہ نے طائف کے ظالموں پر پہاڑ گرا کر انہیں پیس ڈالنے کی آپ سے اجازت طلب کی۔ تو رحمۃ للعالمین نے یہی فرمایا۔ نہیں نہیں مجھے امید ہے کہ کبھی نہ کبھی یہی لوگ ایمان لائیں گے۔

اسی غربت کی داستان کے مقابل فتح مکہ کا ذکر کر کے میں نے بتایا۔ کہ اس وقت بھی جبکہ آپؐ کے سامنے تمام دشمن جمع تھے۔ جنہوں نے آپ کو تکلیفیں دینے اور ظلم کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ اور جو اپنی ظالمانہ کارروائیوں کی وجہ سے اس قابل تھے۔ کہ تلوار سے ان کی گردنیں اڑا دی جاتیں۔ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کمال شفقت ومہربانی سے لاتثریب علیکم الیوم اذھبوا انتم الطلقاء کہہ کر معاف کر دیا۔ اس کے بعد جناب مولانا چراغ الدین صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم اخلاق کی حیثیت سے پیش فرمایا۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بلند اخلاق پر روشنی ڈالتے ہوئے خدا تعالیٰ کی شہادت انک لعلیٰ خلق عظیم پیش کر کے حضرت عائشہؓ کی گواہی کان خلقہ کلہ القرآن پیش فرمائی۔ اور بتایا کہ حضورؐ تعلیم اخلاق میں کامیاب ترین معلم تھے۔ آپؐ نے کتاب وحکمت کی تعلیم کے لئے مختلف طریقے اختیار فرمائے۔ ایک طرف ناصح حکیم کی طرح مختلف پیرایوں میں آپ اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دیتے رہے۔ تو دوسری طرف عملاً بلند اخلاق کا مظاہرہ کر کے عربوں کی اصلاح فرماتے رہے۔ آخر میں آپؐ نے جماعت کو اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ میر آفتاب احمد صاحب سٹوڈنٹ اسلامیہ کالج نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی کی مختصر تاریخ بیان کی۔ آخر میں صاحب صدر نے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے حالات سن کر اس کو اپنے لئے دستور العمل بنائیں۔ قرآن وسنت کے مطابق اپنی زندگی ڈھالیں۔ کہ اس سے تم امن وسلامتی سے زندگی بسر کرو گے۔ اور حکومت پاکستان کے استحکام کا باعث ہو گے۔ جلسہ کا اختتام دعا پر ہوا (محمد صدیق شاہد پشاور)

خانقاہ ڈوگراں

۹ نومبر ۱۹۵۴ء بروز منگل سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے متعلق تقریر کی۔ اور بتایا کہ آپؐ رحمۃ للعالمین تھے۔ دعا پر جلسہ برخاست کیا گیا۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانقاہ ڈوگراں)

کوئٹہ

۹ نومبر کو جماعت احمدیہ کوئٹہ کے زیر اہتمام سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم جناب میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مقامی امیر جماعت نے سرانجام دیئے۔ اس جلسہ کو بارونق اور ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کے لئے تین چار روز سے جماعت کے افراد اور مجالس اطفال و خدام الاحمدیہ سرگرم عمل تھے۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب قائد خدام الاحمدیہ کی زیر نگرانی خدام الاحمدیہ نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے حتی المقدور کوششیں کیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ غیر احمدی احباب کثرت سے شریک جلسہ تھے۔ جلسہ کی کارروائی ۲ بجے دوپہر بعد نماز ظہر شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم حافظ یار محمد صاحب نے کی۔ آپ کے بعد عبد الوحید صاحب نے نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" پڑھ کر سنائی۔ مکرم خان صاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ خان صاحب نے درود شریف کی اہمیت اس کی ضرورت اور روحانی فوائد پر مختصر مگر مؤثر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد شیخ محمد حنیف صاحب نے آنحضرتؐ کی غیر مذاہب کے ساتھ رواداری پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد نواب دین خان صاحب نے درثمین سے نظم خوش الحانی سے سنائی۔ بعد ازاں نور الحق خان صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلوک غریبوں مسکینوں اور یتیموں کے ساتھ پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد اطفال الاحمدیہ نے عبد الوحید خان صاحب کی قیادت میں نعت "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" کورس کے طور پر مؤثر انداز میں سنائی۔ یہ نعت بہت پسند کی گئی۔ اس کے بعد اطفال الاحمدیہ میں سے عزیزم لئیق احمد پسر مکرم جناب امیر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے بعض سبق آموز واقعات اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بچوں کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ چوہدری شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال ربوہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے "مستورات پر احسانات" پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے تاریخ اور احادیث سے کئی واقعات پیش کر کے ثابت فرمایا۔ کہ دنیا میں حضورؐ ہی ایک واحد رہنما ہیں۔ جنہوں نے حقوق نسواں کی پوری پوری نگہداشت فرمائی۔ آپ کے بعد نعیم الحق خان صاحب نے نظم "محمدؐ پر ہماری جان فدا ہے" کلام محمود سے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں حاجی فیض الحق خان صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان فرمایا۔ کہ جن اخلاق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم متحمل تھے۔ ان کی مثال صفحہ ہستی پر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ آپ کے بعد حافظ یار محمد صاحب نے نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" سنائی۔ آخر پر محترم صدر صاحب نے حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کو برخاست فرمایا۔ خاکسار محمد عیسیٰ خان سیکرٹری تبلیغ کوئٹہ۔

ضلع مظفر گڑھ میں پچیس میل لمبی پکی سڑک کا افتتاح

مظفر گڑھ ۱۲ نومبر۔ کرم آباد ترلشی سے ڈیرہ دین پناہ تک ۲۵ میل لمبی سڑک کا افتتاح کل سردار محمد خاں لغاری وزیر تعمیرات عامہ پنجاب نے کیا۔ اس موقعہ پر ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر لغاری نے کہا۔ کہ یہ نئی سڑک حکومت کی اس عملی دلچسپی پر دلالت کرتی ہے۔ جو وہ ڈیرہ غازی خاں اور مظفر گڑھ جیسے پسماندہ اضلاع کی ترقی میں لے رہی ہے۔ جہاں ذرائع آمد ورفت افسوسناک حد تک مفقود ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ اچھی سڑکیں ایک علاقے کے لئے تہذیب کے راستے کھول دیتی ہیں۔ جن سے ثقافتی۔ تعلیمی۔ صنعتی اور صحت سے متعلق ہر قسم کی ترقی داخل ہوتی ہے۔

وزیر صاحب موصوف نے بتایا۔ کہ پنجاب میں تقسیم کے بعد ایک ہزار چار سو اسی میل نئی پختہ سڑکیں بنائی گئیں۔ جنہیں شامل کر کے پختہ سڑکیں مجموعی طور پر چار ہزار ایک سو چھپن میل ہو جاتی ہیں۔ یہ ایک کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔ اور حکومت کی ترقیاتی پالیسی کے عین مطابق ہے۔ یہ نئی سڑک جس کی ابتدا میں نے ہی کی۔ تونسہ بیراج کے کام کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی۔ اور اس سے متعلقہ علاقوں کے لوگوں کو بہت کافی تجارتی سہولتیں بھی میسر آگئی ہیں۔

پنجاب کے کمشنر انتخاب کا تقرر

لاہور ۱۲ نومبر۔ حکومت پنجاب نے راجہ غلام مہدی ڈپٹی کمشنر جھنگ کو کمشنر انتخابات پنجاب اور ایڈیشنل سکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ۸ نومبر ۱۹۵۴ء سے اپنا نیا عہدہ سنبھال لیا ہے۔

پنجاب میں جرائم کی کمی

لاہور ۱۲ نومبر۔ ستمبر ۱۹۵۴ء کے اختتام تک پنجاب میں جرائم کے اعداد وشمار سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ گذشتہ سال کے اسی عرصہ کے مجموعی جرائم کے مقابلہ میں اب کے چھ سو پینسٹھ وقوعات کی کمی ہوئی ہے۔ ۱۹۵۳ء کے زیر نظر عرصہ کے مقابلہ میں موجودہ سال کے پہلے نو ماہ کے دوران قتل کے چالیس۔ ڈکیتی کے باسٹھ۔ رہزنی کے سینتیس۔ قتل وعمد قتل کے اکتیس نقب زنی کے ایک ہزار دو سو چھ۔ سرقہ کے چھ سو چھبیس اور اغوا کے تریپن وقوعات کی کمی ہوئی ہے۔